کرتے ہیں جو اسرائیلی استعمار کو ختم کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ انڈونیشیا کی عوامی مشاورتی کونسل کی قرارداد نہایت صائب اور قطعی ہے۔ اور اس معاملے میں افریقہ اور ایشیا کے عوام کا اتحاد انڈونیشیا کی آزاد اور مثبت سیاسی پالیسی کا عکاس ہے۔

مشرقِ اوسط کا جب کبھی کوئی وفد جاکارتہ کا دورہ کرتا ہے اور اُس کے ساتھ مسئلہ فلسطین زیرِ بحث آتا ہے تو فریقین اس مشترک نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ موجودہ صورتِ حال مسلمانوں کے لیے ایک آزمائش ہے۔ اس لیے ہمیں سب سے پہلے اپنا محاسبہ کرنا چاہیے۔ اسلام عالمگیر اور دائمی مذہب ہے۔ ہر دَور اور ہر قوم کے لیے موزوں و مفید ہے۔ لیکن اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان ہر جگہ شکست سے دوچار ہیں۔ اس کا آخر کیا سبب ہے؟ اس کا سبب صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم نے اسلام کو عملاً نافذ نہیں کیا ہے اور اسلامی احکام و قوانین کو کماحقہ ملک کے اندر عملی جامہ نہیں پہنایا ہے۔

مجھے امید ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ نسل اس معاملے ہم سے زیادہ بہتر طور پر کامیابی حاصل کرے گی۔ اور امید ہے کہ آئندہ تمام لوگوں کو موقع دیا جائے گا کہ وہ اپنے ان فرائض و واجبات سے صحیح طور پر آگاہ ہوں جن کا دین تقاضا کرتا ہے اور جن سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جا سکتی ہے۔ ہمیں اپنے عادلانہ جہاد پر اللہ کی نگرانی اور تائید کے تحت مسلسل کاربند رہنا چاہیے۔"

(روزنامہ الندوہ ۶ر جنوری ۱۹۷۰ء۔ ہفت روزہ الشہاب ۱۵ر جنوری ۱۹۷۰ء)

ملائشیا کے گزشتہ فسادات میں کن کا ہاتھ تھا؟

دو سرکاری رپورٹوں کا تجزیہ

۱۳ر مئی ۱۹۶۹ء کو ملائشیا میں یکایک فسادات کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور ملائی مسلمانوں اور چینیوں کے درمیان خونریز تصادم برپا ہو گیا۔ حال ہی میں ملائشیا کے فسادات پر دو سرکاری دستاویزیں شائع کی گئی ہیں۔ ایک قرطاس ابیض ہے جو ملائشیا کی نیشنل ایکشن کونسل کے صدر کی طرف سے شائع کیا

گیا ہے جو ان فسادات کو ختم کرنے کے لیے قائم کی گئی تھی۔ اور دوسری دستاویز ملائشیا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمان کی کتاب ہے، جس کا نام ہے: "۱۳ مئی سے پہلے اور اس کے بعد"

اِن دونوں کتابوں میں پہلے ان حالات کا تجزیہ کیا گیا ہے جو وفاقی ملائشیا کے دارالحکومت کوالالمپور کے اندر خونی فسادات برپا ہونے سے پہلے وہاں پائے جاتے تھے۔ اور پھر اُن اسباب کی وضاحت کی گئی ہے جنہوں نے ملائشیا کی مختلف قوموں کے اندر مذہبی اور نسلی منافرت کی آگ بھڑکانے میں بالواسطہ یا بلاواسطہ حصّہ لیا ہے۔ دونوں کتابیں اس امر پر متفق ہیں کہ ملائشیا کی تاریخ میں ۱۳ مئی کے فسادات سے پہلے کبھی ایسے خونریز ہنگامے برپا نہیں ہوئے۔ اور ۱۳ مئی کے ہنگامے ملائشی قوم کا اِس لحاظ سے افسوسناک المیہ سمجھے جاتے ہیں کہ یہ قوم ایسے عناصر پر مشتمل ہے جو مذہب، زبان، ثقافت اور نظریات کے لحاظ سے باہم مختلف ہیں۔ ملائشیا میں ایک ملائی قوم ہے جو جزیرۂ ملایا کے اصل باشندوں پر مشتمل ہے اور جس کی تعداد ۴۰ لاکھ ہے جب کہ ملک کی کل آبادی ۹۰ لاکھ ہے۔ یہ قوم صرف سرزمین ملایا (مغربی ملائشیا) میں آباد ہے۔ اور یہی اس کا اصل مسکن ہے۔ دوسری بڑی تعداد ان چینیوں کی ہے جو مختلف اوقات میں ہجرت کر کے ملائشیا کے مختلف حصّوں میں آکر آباد ہوئے ہیں اور سالہا سال سے انہوں نے ملائشیا کو اپنا وطن بنا رکھا ہے۔ ان کی تعداد ۳۰ لاکھ ہے۔ تیسرا بڑا گروہ ہندوستانیوں کا ہے۔ ان کی پوزیشن بھی چینیوں جیسی ہے۔ اور صرف ۱۰ لاکھ ان کی آبادی ہے۔ اور باقی دوسری مختلف مذاہب و نسل کی اقلیتیں ہیں۔ لیکن ملک پر اثر انداز ہونے والی صرف تین بڑی قومیں ہیں یعنی ملائی، چینی اور ہندی۔

مذکورہ بالا دونوں کتابیں اس امر پر متفق ہیں کہ ۱۳ مئی ۱۹۶۹ء کو ملائشیا کے اندر جن اسباب و محرکات نے خونریز فسادات کو بھڑکایا ہے وہ تین ہیں:

۱۔ ملائشیا کے اندر پائے جانے والے کمیونسٹ عناصر اور اُن کے ایجنٹ

۲۔ وہ خطرناک گروہی سیاست جس پر ملائشیا کی بائیں بازو کی مخالف سیاسی جماعتیں کاربند ہیں۔

۳۔ چینیوں کی خفیہ جماعتیں جو چینی آبادی کی حفاظت کا دعویٰ کرتی ہیں اور اس حفاظت کے عوض وہ چینیوں سے بھاری بھرکم ٹیکس اور اُجرتیں وصول کرتی ہیں۔

یہ وہ تین اسباب ہیں جنہوں نے عوام الناس کے جذبات میں اشتعال پیدا کر دیا تھا اور بالآخر یہ مشتعل جذبات اور اُن کا ردّ عمل فسادات کی صورت میں یکایک نمودار ہو گیا۔ یہ بات شک و شبہ سے بالا ہے کہ بائیں بازو کی مخالف جماعتیں اور چینیوں کی خفیہ تنظیمیں ملایا کی خلافِ قانون کمیونسٹ پارٹی کے زیر قیادت کام کر رہی ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ملائشیا کے اندر حالات کو خراب کرنے، باہمی کشمکش برپا کرنے اور قتل و غارتگری کی فضا کو جنم دینے میں ہمیشہ کمیونسٹوں کا ہاتھ کام کرتا رہا ہے۔

۱۰ مئی ۱۹۶۹ء کو ملائشیا میں نہایت امن و سکون کے ساتھ عام انتخابات منعقد ہوئے۔ ۱۱ مئی کو بائیں بازو کی مخالف جماعتوں نے "مظاہرات کامیابی" کے نام سے جلوس نکالے۔ مظاہرین نے ان جلوسوں کے اندر ملائشی حکام پر اور خاص طور پر سیکورٹی پولیس پر انتہائی نازیبا الفاظ میں حملے کیے اور دشنام طرازیاں کیں۔ اور مسلم عوام کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والے نعرے لگائے۔ جس کے نتیجے میں عوام کے اندر جوابی طیش بھڑک اٹھا اور ملائشی مسلمانوں نے ان کارروائیوں کو اپنے وطن، اپنے مذہب اور اپنی قومیت کے خلاف ایک زبردست چیلنج محسوس کیا چنانچہ مسلمانوں کی طرف سے بھی شدید ردّ عمل کے طور پر جوابی کارروائی کی گئی ہے "مظاہرات کامیابی" کا اہتمام کیا گیا کیونکہ یونینسٹ پارٹی (جو حکمران پارٹی ہے) نے بھی انتخابات میں کلی شکست نہیں کھائی تھی۔ بلکہ اس کے برعکس اُسے بھی کامیابی نصیب ہوئی۔ گو اُسے دو تہائی اکثریت حاصل نہیں ہوئی جو اُسے سابقہ انتخابات میں حاصل ہوئی تھی۔ یہ واقعہ ہے کہ انتخابات کے نتائج یونینسٹ پارٹی کی ہزیمت کا ثبوت نہیں فراہم کر رہے تھے۔ بلکہ معاملہ صرف اس قدر تھا کہ یونینسٹ پارٹی غالب اکثریت سے محروم رہی۔ چنانچہ انتخابات کے بعد اگلے تین روز یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ مئی کو چیلنج اور جوابی چیلنج کا کھلم کھلا مظاہرہ کیا گیا۔ ایک طرف بائیں بازو کی مخالف جماعتیں تھیں جن کے ارکان چینیوں اور ہندیوں پر مشتمل تھے اور دوسری طرف جوابی کارروائی کرنے والی یونینسٹ پارٹی تھی اور اس پارٹی کے وہ ارکان خاص طور پر اس ردعمل میں پیش پیش تھے جن کا تعلق ملایا نیشنل یونین پارٹی سے ہے۔ یہ پارٹی یونینسٹ پارٹی کا سب سے زیادہ مؤثر بازو ہے۔ اسی کشمکش کے نتیجے میں وہ خونیں فسادات اور نسلی جنگ برپا ہو گئی جس میں وسیع پیمانے پر قتل و غارت کی کارروائیاں انجام دی گئیں سینکڑوں افراد موت کے گھاٹ اتر گئے اور مجرم اور بیگناہ کا امتیاز کیے بغیر خون کی ندیاں بہائی گئیں۔ اور ایسی صورتِ حال پیدا ہو گئی جس کی نظیر ملائشیا کی پچھلی تاریخ میں نہیں ملتی۔ یہ فسادات بڑھتے بڑھتے ملائشیا کے مسلمانوں اور باہر سے

آکر آباد ہونے والے چینیوں اور ہندیوں کے درمیان خوفناک مذہبی تصادم کی صورت اختیار کر گئے۔

ملائشیا کے بادشاہ نے ملک کے اندر ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا۔ اور نائب وزیر اعظم اور وزیر دفاع الحاج تون عبدالرزاق بن حسین کی ادارت میں نیشنل ایکشن کونسل قائم کر دی جسے تین امور کی تحقیقات کے فرائض سونپے گئے۔ ایک ملک میں قانون کی حکمرانی کی بحالی۔ دوسرے انتظامی مشینری کا تحفظ، اور تیسرے ملک کے مختلف گروہوں اور قوموں کے اندر الفت و یگانگت اور باہمی اعتماد کی فضا پیدا کرنا۔

ملائشیا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمان کی کتاب "۱۳ مئی سے پہلے اور اس کے بعد" سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کونسل کا پہلا اور دوسرا کام پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ اور ملک کا نظم و نسق اور قانون کی حکمرانی پوری طرح بحال ہو چکی ہے۔ البتہ تیسرا کام نہایت مشکل ہے اور فطری طور پر اسے روبکار لانے کے لیے طویل مدت درکار ہے۔ کیونکہ شر پسند عناصر نے دلوں کے اندر جو منافرت پیدا کر دی تھی اُسے ختم کرنے کے لیے شدید محنت کی ضرورت ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ جب تک یہ تیسرا مقصد سرانجام نہیں پاتا پارلیمانی نظام کا اعادہ ناقابلِ تصور ہے۔ قرطاسِ ابیض کی رائے میں ملائشیا کے اندر اُبھر آنے والے مسائل کا حل یہ ہے کہ ملک کی سیاسی اور دستوری تاریخ کا صحت مندانہ شعور حاصل کیا جائے اور نسلی اور قومی احساسات کا صحیح اندازہ لگایا جائے اور کسی ایسی مثبت بنیاد کو تلاش کیا جائے جو باہمی مفاہمت و یگانگت کے احساس کو دوبارہ زندہ کرنے میں مدد دے۔

مئی ۱۹۶۹ء کے اواخر سے کر اب تک ہونے والے واقعات کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ملائشیا کی فضا اپنی سابقہ طبعی حالت کی طرف آ رہی ہے۔ صرف نسلی احساسات میں ابھی تک ایسا مادہ موجود ہے کہ اگر سیاسی پہلو سے اس کا ناجائز استحصال کرنے کی کوشش کی گئی تو وہ دوبارہ پھٹ سکتا ہے اور ملک کے امن و امان کو بھسم کر سکتا ہے۔ مگر متعدد ایسے واقعات رونما ہو چکے ہیں جن سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ ملک طبعی حالات کی طرف تیزی سے رجوع کر رہا ہے مثلاً:

ا۔ گزشتہ اگست میں ملک کے اندر یہ افواہ پھیلائی گئی کہ ۳۱ اگست کو جب ملائشیا کا قومی دن منایا جائے گا تو اسی پیمانے پر فسادات شروع ہو جائیں گے جو ۱۳ مئی کو رونما ہوتے ہیں یا اُن سے بھی زیادہ خوفناک لیکن تون عبدالرزاق نائب وزیر اعظم نے اس قسم کی افواہیں پھیلانے اور ان پر یقین کرنے کے بُرے انجام سے لوگوں کو متنبہ کر دیا، اور انہیں یہ اطمینان دلا دیا کہ ملک اس وقت تمام تر سکیورٹی پولیس کے کنٹرول میں ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ تہوار امن سکون سے گزر گیا۔